بلال رضی اللہ عنہ

چمک اٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا　　حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی　　تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی
وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کیلئے　　کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لئے

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

نظر تھی صورت سلمانؓ ادا شناس تری　　شراب دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثل کلیمؑ سودا تھا　　اویسؓ طاقت دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا　　ترے لئے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا
تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرت دید　　خنک دلے کہ بیدد دمے نیا سائید
گری وہ برق تری جان ناشکیبا پر　　کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دست موسیٰؑ پر

تپش زشعلہ گرفتند و بر دل تو زدند
چہ برق جلوہ بخاشاک حاصل تو زدند

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری　　کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذان ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی　　نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

خوشا! وہ وقت کہ یثرب مقام تھا اس کا
خوشا! وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا

کلام اقبالؒ